نواب مرزا امان علی خاں بہادر غالب لکھنوی نے دیباچے میں خود کو شہزادہ فتح حیدر خلف اکبر ٹیپو سلطان کا داماد تحریر کیا ہے۔ عبدالغفور خاں نساخ نے اپنے تذکرے ''سخنِ شعرا'' [تالیف: ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۵ء] میں غالب لکھنوی کو ''عظیم آبادی'' لکھا ہے۔ ممکن ہے غالب لکھنوی کا وطنِ اصلی عظیم آباد (پٹنہ) ہی ہو، بعد میں وہ لکھنوٴ آ کر بس گئے ہوں اور اسی لیے ''لکھنوی'' کہلائے۔ نساخ کے مطابق غالب لکھنوی کافی عرصہ ''ڈپٹی کلکٹر'' رہے اور وہ پہلے ہندو تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے۔ نساخ نے غالب لکھنوی کا ذکر زندہ شخص کے طور پر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''سخنِ شعرا'' کی تکمیل ۱۲۸۱ھ (۶۵۔ ۱۸۶۴ء) تک غالب لکھنوی زندہ تھے اور کلکتہ میں مقیم ہو چکے تھے۔ حکیم سید احمد اللہ ندوی نے ''تذکرۂ مسلم شعرائے بہار'' [جلد سوم، ص۔ ۱۷۷] میں غالب لکھنوی کو مرزا محمد حسن قتیل کا شاگرد لکھا ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی اردو کے ممتاز نقاد اور فکشن نگار ہیں۔ ان کی زیرِ ادارت ادبی جریدہ شب خون سنہ ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۵ء تک شائع ہوتا رہا۔ ان کی اہم اور مرکزی حیثیت کی حامل ادبی خدمات میں شعرشور انگیز، اردو کا ابتدائی زمانہ، ساحری شاہی صاحبقرانی، سوار (افسانے) اور کئی چاند تھے سرِ آسماں (ناول) شامل ہیں۔

رفاقت علی شاہد لاہور میں ۱۰ رجون ۱۹۶۶ء کو پیدا ہوئے۔ تعلیم لاہور ہی سے مکمل کی۔ ایف اے اور بی اے ایف سی کالج سے اور ایم اے، پی ایچ ڈی کی سندیں پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ کلاسیکی اردو ادب خاص طور پر اردو قصے اور داستانیں، اردو گلدستے قدیم اردو صحافت اور قدیم شعرا و شاعرات کی تحقیق ان کے خصوصی موضوعات ہیں۔ ''تحقیق شناسی'' (لاہور، ۲۰۰۳ء اور ۲۰۱۰ئ) ''اردو مخطوطات کی فہرستیں رسائل میں'' (جلد اوّل، لاہور، ۲۰۰۰ئ)، ''صحیفہ۔ کتاب ۱۸۵۷ئ'' (لاہور، ۲۰۰۹ئ)، ''ڈاکٹر تحسین فراقی (کتابیات)'' اور پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان ''انیسویں صدی میں اردو گلدستے۔ تاریخ و تحقیق'' ان کی نمایاں تصانیف و تالیفات ہیں۔ اس کے علاوہ کلاسیکی ادب پر ان کے تیس سے زیادہ تحقیقی اور دو درجن کے قریب عام مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ''نوادر'' (لاہور۔ شمارہ اوّل تا سوم) اور صحیفہ (لاہور۔ شمارہ ۱۸۴ تا ۱۸۸) کے مدیر بھی رہے ہیں۔

ایڈیٹر: اجمل کمال